سوال

(253) دھوپ میں رکھے ہوئے پانی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضو اور غسل میں استعمال کرنا چاہیے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضو اور غسل میں اس کا ستعمال بلا کراہیت جائز ہے چنانچہ میزان شعرانی میں ہے۔

ومن ذلک قول الائمة الثلاثة بعدم کراہة استعمال الماء المشمس فی الطہارة مع الاصح من مذہب الشافعی من کراہیة استعمالہ فالاول مخفف والثانی مشدد فرجع الی مرتبتی المیزان ووجہ الاول عدم صحة دلیل فیہ فلو انہ کان یضر الامة لبینہ لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو فی حدیث واحد اما والاثر فی ذلک عن عمر رضی اللہ عنہ فضعیف جدا فبقی الامر فیہ علی الاباحة[1]

(اس سلسلے میں آئمہ ثلاثہ کا مذہب یہ ہے کہ طہارت کے لیے ماء مشمس (دھوپ میں گرم ہونے والا پانی) کا استعمال مکروہ نہیں ہے جب کہ صحیح قول کے مطابق امام شافعی رحمة اللہ علیہ ایسے پانی کے استعمال کی کراہیت کے قائل ہیں۔ پہلے قول میں آسانی ہے جب کہ دوسرے قول میں شدت پائی جاتی ہے پہلے قول کی بنیاد یہ ہے کہ اس پانی کے استعمال میں کراہیت کی کوئی صحیح دلیل ثابت نہیں ہے تو یہ دونوں ترازو کے دونوں پلڑوں میں رکھے جائیں گے۔ اگر ایسا پانی نقصان دہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرما دیتے چاہے کسی ایک حدیث ہی میں سہی اور اس کے متعلق میں جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اثر مروی ہے وہ انتہائی ضعیف ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ ایسا پانی استعمال کرنا مباح اور جائز ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانی کو تاب آفتاب میں گرم ہونے کو رکھا واسطے غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ (واللہ اعلم) کتبہ: محمد علی اطہر، غفر اللہ لہ ولوالدیہ

اس بارے میں کہ دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضو اور غسل میں استعمال کرنا چاہیے یا نہیں؟ کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں ہوتی ہاں اگر طبی پر اس پانی کا استعمال مضر ثابت ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہوگا ورنہ جائز۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

---

[1]۔ المیزان للشیرانی (331/1)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05